صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 10 نومبر 2016ء

روزنامہ

الفضل

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

جمعرات 10 نومبر 2016ء 9 صفر 1438 ہجری 10 نبوت 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 255

قیامت اچانک آئے گی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وہ تجھ سے قیامت سے متعلق سوال کرتے ہیں کہ کب اسے بپا ہونا ہے۔ تو کہہ دے کہ اس کا علم صرف میرے رب کے پاس ہے۔ اسے اپنے وقت پر کوئی ظاہر نہیں کرے گا مگر وہی۔ وہ آسمانوں اور زمین پر بھاری ہے۔ وہ تم پر نہیں آئے گی مگر دفعۃً۔ وہ (اس کے بارہ میں) تجھ سے اس طرح سوال کرتے ہیں گویا کہ تو اس کے متعلق سب کچھ جانتا ہے۔ تو کہہ دے کہ اس کا علم صرف اللہ ہی کے پاس ہے۔ لیکن اکثر لوگ (یہ بات) نہیں جانتے۔ (الاعراف:188)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ دنیا کیا ہے۔ ایک قسم کی دارالابتلاء ہے۔ وہی اچھا ہے، جو ہر ایک امر خفیہ رکھے اور ریا سے بچے۔ وہ لوگ جن کے اعمال للّٰہی ہوتے ہیں وہ کسی پر اپنے اعمال ظاہر نہیں ہونے دیتے یہی لوگ متقی ہیں۔ میں نے تذکرۃ الاولیا میں دیکھا ہے کہ ایک مجمع میں ایک بزرگ نے سوال کیا کہ اس کو کچھ روپیہ کی ضرورت ہے۔ کوئی اس کی مدد کرے۔ ایک نے صالح سمجھ کر ایک ہزار روپیہ دیا۔ انھوں نے روپیہ لے کر اس کی سخاوت اور فیاضی کی تعریف کی۔ اس بات پر وہ رنجیدہ ہوا کہ جب یہاں ہی تعریف ہوگئی تو شائد ثواب آخرت سے محرومیت ہو۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ آیا اور کہا کہ وہ روپیہ اس کی والدہ کا تھا جو دینا نہیں چاہتی؛ چنانچہ وہ روپیہ واپس دیا گیا۔ جس پر ہر ایک نے لعنت کی اور کہا کہ جھوٹا ہے۔ اصل میں روپیہ دینا نہیں چاہتا۔ جب شام کے وقت وہ بزرگ گھر گیا۔ تو وہ شخص ہزار روپیہ لے کر اس کے گھر آیا اور کہا کہ آپ نے میری سر عام تعریف کر کے مجھے محروم ثواب آخرت کیا، اس لیے میں نے یہ بہانہ کیا۔ اب یہ روپیہ آپ کا ہے، لیکن آپ کسی کے آگے نام نہ لیں۔ بزرگ رو پڑا اور کہا کہ اب تو قیامت تک مورد لعن وطعن ہوا، کیونکہ کل کا واقعہ سب کو معلوم ہے اور یہ کسی کو معلوم نہیں کہ تو نے مجھے روپیہ واپس کر دیا ہے۔

ایک متقی تو اپنے نفس امارہ کے برخلاف جنگ کر کے اپنے خیال کو چھپاتا ہے اور خفیہ رکھتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ اس خفیہ خیال کو ہمیشہ ظاہر کر دیتا ہے۔ جیسا کہ ایک بدمعاش کسی بدچلنی کا مرتکب ہو کر خفیہ رہنا چاہتا ہے، اسی طرح ایک متقی چھپ کر نماز پڑھتا ہے اور ڈرتا ہے کہ کوئی اس کو دیکھ لے۔ سچا متقی ایک قسم کا ستر چاہتا ہے۔ تقویٰ کے مراتب بہت ہیں، لیکن بہرحال تقویٰ کے لئے تکلف ہے اور متقی حالت جنگ میں ہے اور صالح اس جنگ سے باہر ہے۔ جیسے کہ میں نے مثال کے طور پر اوپر ریاء کا ذکر کیا ہے جس سے متقی کو آٹھوں پہر جنگ ہے۔......

بہت سے لوگ یہاں آتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر عرش پر پہنچ جائیں اور واصلین سے ہو جائیں۔ ایسے لوگ ٹھٹھا کرتے ہیں۔ وہ انبیا کے حالات کو دیکھیں۔...... ایک مجلس میں بایزید وعظ فرما رہے تھے۔ وہاں ایک مشائخ زادہ بھی تھا، جو ایک لمبا سلسلہ رکھتا تھا۔ اس کو آپ سے اندرونی بغض تھا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے کہ پرانے خاندانوں کو چھوڑ کر کسی اور کو لے لیتا ہے۔ جیسے بنی اسرائیل کو چھوڑ کر بنی اسمٰعیل کو لے لیا۔ کیونکہ وہ لوگ عیش وعشرت میں پڑ کر خدا کو بھول گئے ہوتے ہیں--- سو اس شیخ زادہ کو خیال آیا کہ یہ ایک معمولی خاندان کا آدمی ہے۔ کہاں سے ایسا خوارق آگیا کہ لوگ اس کی طرف جھکتے ہیں اور ہماری طرف نہیں آتے۔ یہ باتیں خدا تعالیٰ نے حضرت بایزید پر ظاہر کیں، تو انھوں نے قصہ کے رنگ میں یہ بیان شروع کیا کہ ایک جگہ مجلس میں رات کے وقت ایک لیمپ میں پانی سے ملا ہوا تیل جل رہا تھا۔ تیل اور پانی میں بحث ہوئی۔ کہ پانی نے تیل کو کہا کہ تو کثیف اور گندہ ہے اور باوجود کثافت کے میرے اوپر آتا ہے۔ میں ایک مصفا چیز ہوں اور طہارت کے لئے استعمال کیا جاتا ہوں لیکن نیچے ہوں۔ اس کا باعث کیا ہے؟ تیل نے کہا کہ جس قدر صعوبتیں میں نے کھینچی ہیں، تو نے وہ کہاں جھیلی ہیں۔ جس کے باعث یہ بلندی مجھے نصیب ہوئی۔ ایک زمانہ تھا، جب میں بویا گیا، زمین میں مخفی رہا، خاکسار ہوا۔ پھر خدا کے ارادہ سے بڑھا۔ بڑھنے نہ پایا کہ کاٹا گیا۔ پھر طرح طرح کی مشقتوں کے بعد صاف کیا گیا۔ کولہو میں پسا گیا۔ پھر تیل بنا اور آگ لگائی گئی۔ کیا ان مصائب کے بعد بھی بلندی حاصل نہ کرتا؟

یہ ایک مثال ہے کہ اہل اللہ مصائب وشدائد کے بعد درجات پاتے ہیں۔ لوگوں کا یہ خیال خام ہے کہ فلاں شخص فلاں کے پاس جا کر بلا مجاہدہ وتزکیہ ایک دم میں صدیقین میں داخل ہو گیا۔ (تقریر حضرت مسیح موعود 25 دسمبر 1897ء)

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا 11 نومبر 2016ء کا خطبہ جمعہ کینیڈا سے پاکستانی وقت کے مطابق مورخہ 11 اور 12 نومبر 2016ء کی درمیانی رات 1:30 بجے براہ راست نشر ہوگا۔ تمام احباب جماعت استفادہ فرمائیں۔

ضرورت اکاؤنٹس آفیسر

مکرم میجر جنرل (ر) پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب چیئرمین ہیومینیٹی فرسٹ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

ایک جماعتی ادارہ کو ایک قابل اور تجربہ کار اکاؤنٹس آفیسر کی ضرورت ہے۔ معقول مشاہرہ دیا جائے گا۔ خواہشمند نوجوان اپنی درخواست مندرجہ ذیل ایڈریس پر ای میل کریں۔

aqm.haider@gmail.com

درخواست دعا

مکرم زکریا ورک صاحب کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

میرے دوست مکرم فضل الرحمٰن عامر صاحب (ٹورانٹو) کہتے ہیں کہ ان کے چچا جان مکرم عبدالشکور دہلوی صاحب (شکور بھائی چشمے والے) عرصہ تقریباً ایک سال سے جھوٹے مقدمات میں ملوث ہو کر فیصل آباد جیل میں پابند سلاسل ہیں۔ کافی ضعیف اور بیمار ہیں نیز جیل میں ان کے ساتھ اس ضعیف العمری میں ناروا سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ اسی طرح میری چچی جان اہلیہ صاحبہ عبدالشکور دہلوی صاحب ہارٹ اٹیک کی وجہ سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چچا جان کو ایام اسیری میں کسی بھی جانکاہ صدمے سے محفوظ رکھے اور ان کی باعزت بریت کا جلد سے جلد سامان پیدا فرمائے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

12

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

پارلیمنٹ ہل کینیڈا میں حضور کا معرکۃ الآراء خطاب۔ ہر مہمان کی زبان پر تحسین و آفرین

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

17۔ اکتوبر 2016ء

﴿حصہ سوم آخر﴾

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں اپنا خطاب ارشاد فرمایا جس کا ترجمہ دیا جا رہا ہے۔

خطاب حضور انور بمقام پارلیمنٹ ہل کینیڈا

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تمام معزز مہمانان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی نازل ہو۔ سب سے پہلے تو میں آپ سب کا اور خاص طور پر Judy Segro صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں نہ کوئی سیاسی شخصیت ہوں اور نہ ہی کسی سیاسی تنظیم کا لیڈر ہوں بلکہ جماعت احمدیہ عالمگیر کا سربراہ ہوں جو کہ خالصۃً مذہبی اور روحانی جماعت ہے۔ قطع نظر اس کے کہ کس کا کیا بیک گراؤنڈ ہے۔ ہم سب انسانیت کے ناطے متحد ہیں۔ تمام قوموں اور تنظیموں کو انسانی اقدار کے قیام اور دنیا کو ان کا گہوارہ بنانے کے لئے مشترکہ کوششیں کرنی چاہئیں۔ اگر انسانی اقدار اور انسانی حقوق کی کسی ایک ملک یا علاقہ میں پامالی ہو تو اس سے دنیا کے دیگر حصے بھی متاثر ہوتے ہیں اور یہ مظالم پھر مزید بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر دنیا کے کسی ایک ملک یا ایک علاقہ میں انسانی اقدار قائم ہوں، اچھائی اور خوشحالی ہو تو اس کا مثبت اثر دنیا کے دیگر علاقوں اور لوگوں پر بھی پڑے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب تو نت نئے ذرائع مواصلات اور نقل و حمل کے ذرائع کی وجہ سے ہم ایک دوسرے کے بہت قریب آچکے ہیں اور جغرافیائی حدود کے پابند نہیں رہے۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ ایک دوسرے سے اس قدر منسلک ہونے کے باوجود ہم روز بروز ایک دوسرے سے دور ہو رہے ہیں۔ یہ انتہائی افسوسناک امر ہے اور دکھ کا باعث ہے کہ متحد ہونے اور بنی نوع انسان میں محبت پھیلانے کی بجائے دنیا نے نفرت، ظلم اور ناانصافی پھیلانے میں بہت زیادہ کردار ادا کیا ہے۔ لوگ اپنی ناکامیوں کی ذمہ داری خود لینے کو تیار نہیں ہیں، ہر شخص دوسرے کو موردالزام ٹھہرا رہا ہے اور اپنے سوا ہر ایک کو دنیا کے اختلافات اور لڑائیوں کا باعث سمجھتا ہے۔ ہم اس وقت انتہائی غیر یقینی صورتحال سے گزر رہے ہیں اور کوئی بھی حقیقی طور پر اندازہ نہیں لگا سکتا کہ ہمارے ان اعمال کے عارضی اور دوررس نتائج کیا ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت جبکہ دنیا بھر میں (دین) کا خوف بڑھ رہا ہے، میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ (دین حق) ایسا نہیں ہے جیسا آپ میڈیا میں سنتے یا دیکھتے ہیں۔ جتنا مجھے (دین) کا علم ہے وہ تو یہی ہے کہ (دین) کی تعلیمات اس کے نام کے موافق ہیں۔ (دین) کے لفظ کا مطلب ہی امن، محبت اور ہم آہنگی ہے اور اس کی تمام تعلیمات انہی اعلیٰ اقدار کے گرد گھومتی ہیں۔ تاہم اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بعض (-) گروہ ایسے ہیں جن کے اعتقادات اور اعمال بدقسمتی سے اس سے کلیۃً متضاد ہیں، جو (دین) کی بنیادی تعلیمات کے برخلاف (دین) کے نام پر ہولناک مظالم اور دہشت گردی کر رہے ہیں۔ پس ان باتوں کے پیش نظر میں آپ کے سامنے (دین) کی سچی اور پُرامن تعلیم پیش کروں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ جگہ جہاں آپ نے مجھے بڑی جرأت سے بلایا ہے یہ کوئی مذہبی جگہ نہیں اور ہوسکتا ہے کہ اکثر آپ میں سے مذہب میں ذاتی دلچسپی نہ رکھتے ہوں۔ لیکن بطور قانون ساز آپ کو بعض اوقات ایسے معاملات پیش آتے ہوں گے جن کا اثر مذہبی لوگوں پر ہوتا ہے۔ اس تناظر میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم سورۃ البقرہ آیت 257 میں واضح فرماتا ہے کہ ''دین میں کوئی جبر نہیں''۔ کیا ہی واضح اور جامع تعلیم ہے جو اپنے اندر آزادی ضمیر، آزادی مذہب اور آزادی فکر لئے ہوئے ہے۔ پس میرا ایمان ہے اور یہی میری تعلیم ہے کہ ہر انسان کو چاہے وہ کسی بھی ملک، شہر، قصبے یا گاؤں سے تعلق رکھتا ہو مذہب اختیار کرنے اور اس پر عمل کرنے کا بنیادی حق حاصل ہے اور پھر ہر فرد کو یہ حق بھی حاصل ہے کہ وہ پُرامن طریق پر اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکے۔ بنیادی انسانی حقوق میں اس آزادی کی بھی ضمانت ہونی چاہئے اور قانون ساز اسمبلیوں اور حکومتوں کو چاہئے کہ وہ غیر ضروری طور پر ان معاملات میں دخل اندازی نہ کریں ورنہ احتمال ہے کہ ان کی مداخلت کو اشتعال انگیزی کا باعث گردانا جائے اور اس سے مایوسی اور بے سکونی پیدا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آجکل ہم دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح (-) حکومتیں اس طرح کے ذاتی معاملات میں دخل اندازی کر رہی ہیں اور ان ممالک میں عدم استحکام اور اختلافات کی بنیادی وجہ بھی یہی ہے۔ اس سے صرف انتہا پسند مذہبی رہنماؤں اور دہشت گردوں کو فائدہ ہو رہا ہے، جو لوگوں کی مایوسی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بربریت، فساد اور احمقانہ جھگڑوں کو ہوا دے رہے ہیں۔ تاہم یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ مغربی حکومتیں جو حقیقی جمہوریت کے دعویدار ہیں، بالکل معصوم اور بے قصور ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ مغرب میں بعض اوقات ایسے قوانین اور اصول وضع کئے جاتے ہیں جو کہ عالمی مذہبی آزادی اور برداشت کے علمبردار ہونے کے مغربی دعووں کے منافی ہیں۔ بعض اوقات ایسے قوانین بنائے جاتے ہیں جو اس نقطہ نظر کے مخالف ہیں کہ مغربی دنیا میں ہر شخص آزاد ہے کہ وہ جو چاہے ایمان رکھے اور اپنے مذہب کے مطابق امن کے ساتھ رہ سکے۔ یہ دانشمندانہ قدم نہیں ہے کہ حکومتیں اور اسمبلیاں لوگوں کے بنیادی مذہبی عقائد اور اطوار پر پابندی لگائیں۔ جیسا کہ حکومتوں کو اس سے کوئی غرض نہیں ہونی چاہئے کہ خواتین کیا لباس پہنتی ہیں۔ انہیں ایسے قانون وضع نہیں کرنے چاہئیں کہ مذہبی عبادت گاہ کیسی نظر آنی چاہئے۔ اگر وہ اپنی طاقت کا غلط استعمال کریں گے تو اس سے معاشرہ میں زیادہ بے چینی اور مایوسی پھیلے گی اور اگر ان امور کی طرف توجہ نہ کی گئی تو یہ بڑھتے چلے جائیں گے اور معاشرہ کے امن کو نقصان پہنچائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں ہرگز یہ نہیں کہتا کہ انتہاء پسندانہ طبقہ کو برداشت کرنا چاہئے یا انہیں اپنے خیالات اور عقائد کی پیروی کی اجازت دے دینی چاہئے۔ جہاں بھی اور جب بھی کوئی شخص اپنے مذہب کو بنیاد بنا کر ظلم کرے، ناانصافی کرے، دوسروں کی حق تلفی کرے یا ریاست کے خلاف کام کرے یا کسی بھی طور سے ملکی سالمیت کو متاثر کرے تو یقیناً یہ حکومت اور حکام کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام ایسی منفی سرگرمیوں کو سختی سے روکے۔ ایسے حالات میں حکومت اور ممبران اسمبلی اور دیگر متعلقہ حکام کے لئے یہ بالکل جائز ہے کہ ایسے لوگوں کی بیخ کنی کرے اور ملکی قانون کے مطابق ان کو سزائیں دے۔ تاہم میری نظر میں یہ بات غلط ہے کہ ایسے مذہبی عقائد اور اطوار جن پر پُرامن رہتے ہوئے عمل کیا جا رہا ہے، ان میں غیر ضروری طور پر ریاست مداخلت کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

(دین) جسے ہم جانتے ہیں اور جس پر ہم ایمان لاتے ہیں، وہ تو ہمیں سکھاتا ہے کہ بطور...... وطن سے محبت کرنا تمہارے ایمان کا ایک لازمی جزو ہے۔ (دین) کے مطابق کسی کا ملک وہ جگہ ہے جہاں وہ رہتا ہے اور جہاں سے وہ فوائد حاصل کرتا ہے اور جب ایسی تعلیم ...... کے دل و دماغ میں راسخ ہوگی تو اس کے لئے ناممکن ہوگا کہ وہ اپنے ملک کے لئے برا سوچے یا اپنے ملک کے نقصان کا خواہاں ہو۔

(دین) کے مطابق نہ صرف ملکی قانون ایسے لوگوں کو سزا دے گا جو اپنے ملک کے خلاف قدم اٹھاتا ہے بلکہ ایسے لوگ یقینی طور پر خدا کے حضور بھی جوابدہ ہیں اور خدا تعالیٰ ان سے ان کے بداعمال اور غداری کا محاسبہ کرے گا۔ چنانچہ ایک حقیقی (مومن) سے ڈرنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی کسی حکومت کو ضرورت ہے کہ وہ معمولی مذہبی امور اور طریقوں کے خلاف قوانین بنائے جن سے افراد معاشرہ یا ریاست کو کوئی نقصان اور خطرہ نہیں۔ ایسے معاملات پر قانون سازی کرنے کو یہی کہا جاسکتا ہے کہ یہ غیر ضروری مداخلت ہے اور اس آزادی کو پامال کرنا ہے جس کی پاسداری کا مغرب بڑے فخر سے دعویٰ کرتا ہے۔ یعنی یہ کہ ہر فرد کو اپنی ذات میں مکمل آزادی اور خودمختاری کا پورا حق ہے۔ ایسی غیر منصفانہ مداخلت بلاشبہ کوئی مثبت نتیجہ ظاہر نہیں کر سکتی، اس سے صرف بے چینی، بے سکونی اور بداعتمادی بڑھے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ حکومت اور ممبران اسمبلی کا کام ہے کہ اپنی قوموں کے محافظ کے طور پر وہ اپنے شہریوں کے حقوق پامال کرنے کی بجائے ایسے طریق پر قانون سازی کریں جس سے ان کے شہریوں کے حقوق قائم ہوں۔ اس پر فوری عملدرآمد ہونا چاہئے تاکہ تمام لوگوں کے حقوق ہمہ وقت قائم رکھے جاسکیں خواہ وہ مسلمان ہوں، عیسائی ہوں، ہندو ہوں، سکھ ہوں یا اور کسی مذہب کے ہوں یا لامذہب ہوں۔ جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ یہ بڑی دکھ کی بات ہے کہ (-) ملکوں اور بعض غیر مسلم ترقی یافتہ ممالک میں بھی بعض ایسی پالیسیاں بنادی گئی ہیں جو کہ آزادی کے بنیادی اصولوں کی جڑ کاٹنے والی ہیں جس سے عوام کے مختلف طبقات میں بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔ اس لئے بڑی طاقتوں کو چاہئے کہ وہ دکھاوے کی بجائے بڑی تصویر کو سامنے رکھیں اور دیکھیں کہ کس طرح وہ اپنے ملکوں میں امن قائم

کر سکتے ہیں۔ انہیں چاہئے وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کا ملک اور باقی دنیا متحد ہو جائے اور ہمیشہ خوشحالی کی طرف گامزن رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لیکن بدقسمتی کی بات ہے کہ بجائے یہ کہ وہ مستقبل کے بارے میں سوچیں، لگتا ہے اکثر حکمران اور حکومتیں اقتدار حاصل کرنے کی دوڑ اور دوسروں پر اپنی فوقیت ثابت کرنے کی جنگ میں لگی ہوئی ہیں۔ نتیجتاً اقتدار اور برتری کی اس ہوس کی وجہ سے وہ بڑھ چڑھ کر اپنے شہریوں کے ذاتی اور مذہبی معاملات میں دخل اندازی کر رہی ہیں۔ ایسی پالیسیاں غیر ضروری ہیں اور دنیا کو مزید عدم استحکام کی طرف لے کر جانے والی ہیں۔ خاص طور پر اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ہم پہلے ہی بہت سی مشکلات اور مسائل کا سامنا کر رہے ہیں جو کہ معاشرے کے امن کے لئے خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر کہا جاتا ہے کہ ماحولیات میں تبدیلی بھی انسانی آبادی کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ پھر اقتصادی لحاظ سے بھی دنیا غیر یقینی کی صورتحال سے دوچار ہے۔ پھر دنیا کے اکثر حصوں میں عدم تحفظ اور بدامنی کا بھی مسئلہ بنا ہوا ہے۔ یہ تمام مسائل غیر منصفانہ حکمت عملی، عدم مساوات اور عدم توازن کا نتیجہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر ہم ماحولیاتی تبدیلی کو ہی لے لیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ گلوبل وارمنگ کی ایک بڑی وجہ مغرب میں آنے والا صنعتی انقلاب اور کثرت کے ساتھ جنگلات کا کاٹا جانا ہے۔ اب جبکہ یہ ممالک ترقی یافتہ بن چکے ہیں تو کاربن میں کمی اور دوسری صنعتی پابندیوں کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ تاہم ایسے قواعد و ضوابط چائنا اور ہندوستان جیسی ابھرتی ہوئی طاقتوں کی ترقی کو سست اور ان میں رکاوٹ پیدا کریں گے۔ اس لئے یہ ابھرتی ہوئی طاقتیں ان پابندیوں کو غیر منصفانہ اور منافقانہ تصور کرتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ یہ بڑی طاقتوں کی طرف سے ان کی ترقی کو روکنے اور ان کی طرف سے ورلڈ آرڈر کو چیلنج کرنے کے خلاف ایک قدم ہے۔ اس لئے ماحولیاتی تبدیلی کا مسئلہ صرف ماحولیات تک محدود نہیں بلکہ یہ دنیا کی بدامنی میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے اور قوموں کے درمیان تناؤ بھی پیدا کر رہا ہے۔ اسی طرح عالمی اقتصادی مسائل کے تناظر میں اب ماہرین یہ بات ماننے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ مختلف حکومتوں کی غیر دانشمندانہ پالیسیاں اور اقتصادی غیر یقینی صورتحال اب اس موڑ پر آچکی ہے جہاں یہ امن عالم کو بھی خطرہ میں ڈال رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان وجوہات کے علاوہ اور بھی بہت سے عوامل ہیں جو دنیا کے امن پر اثر انداز ہو رہے ہیں اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان کا تانا بانا خود غرضی اور غیر منصفانہ پالیسیوں سے جا کر ملتا ہے جو مختلف ممالک نے نافذ کی ہوئی ہیں۔ بہرحال ان خطرات کے پیش نظر دنیا ایک بڑی تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اس عدم استحکام کی وجہ سے حکومتوں اور عوام دونوں کی پریشانی اور خوف میں مسلسل اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس بہت سے تکلیف دہ مسائل ہیں اور دنیا کو سمجھ نہیں آ رہی کہ کس مسئلہ کو سب سے پہلے لیا جائے۔ کیا وہ گلوبل وارمنگ اور ماحولیاتی تبدیلیوں پر پہلے توجہ دیں یا معاشی مسائل پر بات کریں یا پھر دہشت گردی، انتہاء پسندی سے جنگ کو سب سے اوپر رکھیں۔ یا پھر وہ حال ہی میں شام میں پیدا ہونے والے حالات کو دیکھیں جہاں روس اور امریکہ کھلم کھلا ایک دوسرے کے خلاف باتیں کر رہے ہیں؟ یا پھر بالکل حال ہی میں یمن اور امریکہ میں ہونے والے تازہ کو لیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میرے نزدیک ہمارے سامنے اس وقت سب سے نازک اور ضروری مسئلہ دنیا میں امن کا فقدان ہے اور انتہائی افسوس کی بات ہے کہ (-) ممالک اس فساد اور عدم استحکام کا مرکز بنے ہوئے ہیں حالانکہ ان کے مذہب نے انہیں امن کے قیام کے لئے نہایت اعلیٰ تعلیمات دی ہیں۔ مثال کے طور پر قرآن کریم کی سورۃ المومنون کی آیت 9 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''(حقیقی مومن وہ ہیں) جو کہ اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھتے ہیں''۔ حکومتوں کی چابیاں حکمرانوں کے سپرد کرنا ایک بہت بڑی امانت ہے۔ ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ ملکوں کے یہ حکمران وفاداری اور کامل انصاف کے ساتھ اپنی قوم کی خدمت کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اکثر معاملات میں بڑے بڑے وعدے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں اور ان پر عملدرآمد نہیں کیا جاتا۔ اس لئے اگر قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کیا جاتا تو حکومتوں اور عوام الناس کے مابین کسی قسم کے اختلافات اور تنازعات نظر نہ آتے۔ نیز اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 9 میں فرماتا ہے کہ اگر ایک قوم یا فرد کی دوسری قوم یا فرد سے دشمنی ہو تب بھی عدل و انصاف کا سلوک کرنا چاہئے خواہ کیسے ہی حالات ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے۔ جبکہ آجکل ہم معاشرے کے ہر طبقہ میں لوگوں اور حکومتوں کے درمیان عدل و انصاف کی بجائے معاشرتی بے انصافی اور حق تلفی ہی دیکھ رہے ہیں۔ اس طرح کی عدم مساوات براہ راست دنیا کے امن وامان پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ پھر قرآن کریم کی سورۃ الحجرات کی آیت 10 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کسی قوم یا اقوام کا ایک دوسرے کے ساتھ تنازعہ ہو تو ہمسایہ اور دوست اقوام کو ان میں صلح کروانی چاہئے۔ اگر بات چیت کے ذریعے سے امن قائم نہ ہو سکے تو تمام اقوام کو ظلم کرنے والی قوم کے خلاف متحد ہو کر اسے روکنا چاہئے۔

تب اگر ظالم قوم انصاف پر قائم ہو جائے تو پھر اس پر بے جا پابندیاں نہیں لگانی چاہئیں اور نہ ہی اس کی ہتک کی جانی چاہئے بلکہ اس اچھائی کی وجہ سے ایسی قوم کو آگے بڑھنے کا موقع دیا جانا چاہئے تا دیرپا امن کا قیام ممکن ہو سکے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر ہم (-) ممالک کے درمیان موجودہ تنازعہ کا جائزہ لیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ظالم کے خلاف متحد ہونے والے اصول کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ اگر ہمسایہ ممالک اپنے ذاتی مفادات کو پس پشت ڈال کر اور غیر جانبداری کے ساتھ بیچ میں پڑتے تو بہت عرصہ پہلے ہی یہ مسائل حل ہو چکے ہوتے۔ تاہم موجودہ بدامنی کی وجہ صرف اسلامی ممالک ہی نہیں ہیں بلکہ ہمارے اس گلوبل ویلج میں رہنے والے دوسرے ممالک کا بھی اس بدامنی میں اہم کردار ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر دنیا کی بڑی طاقتوں نے ہر دور میں انصاف سے کام لیا ہوتا تو آج ہمیں ان فسادات کا سامنا نہ کرنا پڑتا، نہ داعش اور نہ ہی شام اور ایران کے شدت پسند گروپ ظاہر ہوتے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دنیا کی بعض بڑی طاقتوں نے امن کے قیام کے لئے اپنا کردار ادا نہیں کیا بلکہ ایسی حکمت عملیاں اختیار کیں جن میں ان کا اپنا مفاد شامل تھا۔ مثال کے طور پر بعض مغربی ممالک کی نظر ہمیشہ عرب ممالک میں پائے جانے والے تیل کے ذخائر پر رہی ہے اور یہ بات بڑے لمبے عرصہ تک ان کی پالیسیوں پر اثر انداز رہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں ان ممالک نے ممکنہ نتائج کو نظر انداز کرتے ہوئے بڑی تعداد میں عرب ممالک کو اسلحہ فروخت کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں جو بھی کہہ رہا ہوں یہ کوئی نئی اور ڈھکی چھپی بات نہیں بلکہ یہ دستاویزاتی طور پر موجود حقائق ہیں۔ مثلاً 2015ء میں ایمنسٹی انٹرنیشنل کی جانب سے شائع کی جانے والی رپورٹ کے مطابق ''دہائیوں کی اسلحہ کی بے خوف و خطر تجارت نے داعش کی انتہاپسند کارروائیوں کو جنم دیا ہے''۔ اس رپورٹ کے مطابق اکثر اسلحہ جو کہ داعش استعمال کر رہی ہے روس اور امریکہ میں استعمال ہوتا تھا۔ مزید برآں Arms Control at Amnesty کے ایک محقق Mr. Patrick Wilcken نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ نت نیا اور مختلف قسم کا اسلحہ جو کہ داعش کے استعمال میں ہے ایک واضح مثال ہے کہ اسلحہ کی غیر محتاط تجارت کس طرح بڑے پیمانے پر مظالم کا باعث بنتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یقیناً یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مسلمان ممالک کے پاس ایسے جدید ہتھیار بنانے والی اسلحہ کی اعلیٰ فیکٹریاں نہیں ہیں جو مشرق وسطیٰ میں استعمال ہو رہے ہیں۔ چنانچہ مسلمان دنیا میں جو جنگی ساز و سامان استعمال کیا جا رہا ہے اس کا ایک بڑا حصہ باہر سے برآمد کیا جا رہا ہے۔ اگر بڑی طاقتیں اسلحہ کی خرید و فروخت بند کر دیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ جنگ میں شامل حکومتوں، باغیوں اور دہشت گردوں کی اسلحہ کی سپلائی لائن کاٹ دی گئی ہے تو اس قسم کے تصادم کو فی الفور ختم کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر ہر ایک جانتا ہے کہ سعودی عرب یمن کے خلاف جنگ میں مغرب سے خریدا ہوا اسلحہ استعمال کر رہا ہے جس سے عورتوں اور بچوں سمیت ہزاروں معصوم شہری مارے جا رہے ہیں اور بے انتہاء تباہی آرہی ہے۔ بالآخر ہتھیاروں کی اس قسم کی تجارت کا کیا نتیجہ ہوگا؟ یمن کے لوگ جن کی زندگیاں اور مستقبل تباہ کئے جا رہے ہیں وہ نہ صرف نفرت لئے ہوئے ہوں گے اور سعودی عرب سے بدلہ لیں گے بلکہ وہ سعودی عرب کو ہتھیار مہیا کرنے والوں کے خلاف اور بالعموم مغرب کے خلاف بھی متنفر ہو جائیں گے۔ ان کی نوجوان نسل کے پاس مستقبل کی کوئی امید نہ ہوگی اور اتنے گھناؤنے مظالم کو دیکھتے ہوئے یہ نوجوان شدت پسندی کی طرف مائل ہو جائیں گے اور اس طرح دہشت گردی اور شدت پسندی کا ایک نیا خوفناک دور شروع ہو جائے گا۔ ان تباہ کن اور گھناؤنے نتائج کے سامنے چند کروڑ ڈالرز کی کیا حیثیت ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ نہ صرف آج مسلمان ممالک کے لئے خطرہ ہے جو کہ اس وقت دنیا کے فسادات کا مرکز بنے ہوئے ہیں بلکہ اس کا دائرہ کار اس سے کہیں بڑھ کر ہوگا۔ جیسا کہ ہم پیرس، برسلز اور امریکہ میں ہونے والے حالیہ دہشت گردی کے حملے دیکھ چکے ہیں۔ اسی طرح کینیڈا میں بھی گزشتہ دو سالوں میں چھوٹے پیمانے پر دہشت گردی کے واقعات سامنے آئے ہیں جس سے آپ سب بخوبی آگاہ ہوں گے۔ بیشک کینیڈا عرب ممالک سے ہزاروں میل دور واقع ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں پتہ ہے کہ (-) نوجوان یہاں سے دہشت گرد گروپوں میں شامل ہونے کے لئے شام اور عراق جا پہنچے ہیں۔ سب سے بڑھ کر خطرہ کی بات یہ ہے کہ کینیڈا حکومت کے اپنے اعداد و شمار کے مطابق شام اور عراق جانے والوں میں سے بیس فیصد عورتیں ہیں جس کا مطلب ہے کہ یہ عورتیں نہ صرف خود انتہاپسندی کا شکار ہوئی ہیں بلکہ وہ اپنے بچوں کے ذہنوں کو بھی زہر آلود کر دیں گی۔ اس دہشت گردی اور انتہاء پسندی سے نپٹنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس کی وجوہات اور علامات کا جائزہ لیں۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ مغرب میں رہنے والے مسلمانوں میں سے اکثر کو حقیقی (دین) کا علم ہی نہیں ہے یا (دینی) تعلیمات کی بنیادی سمجھ بوجھ ہی نہیں ہے۔ پس ان کی یہ انتہاء پسندی کسی عقیدہ یا نظریہ کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کی محرومیوں کی وجہ سے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میرے خیال میں آن لائن Radicalisation

یا مساجد میں نفرت آمیز تعلیم دینے یا شدت پسندانہ لٹریچر کی تقسیم کے علاوہ مغرب میں رہنے والے نوجوان (-) کی شدت پسندی اختیار کرنے کی ایک بڑی وجہ معاشی بحران بھی ہے اور کئی شائع شدہ رپورٹوں نے اس بات کی توثیق کی ہے۔ (-) نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جنہوں نے ڈگریاں تو لے لی ہیں لیکن اپنی اس تعلیم کے باوجود ان کو موزوں نوکریاں نہیں ملیں جس کی وجہ سے وہ بالکل الگ تھلگ ہو کر رہ گئے ہیں۔ چنانچہ ان معاشی مشکلات کی وجہ سے وہ شدت پسند (-) اور دہشت گرد بھرتی کرنے والوں کا آسان شکار بن گئے۔ اس لئے اگر نوجوانوں کو بہتری کے مواقع پیدا کئے جائیں اور انہیں ملازمتیں مل جائیں تو یہ ملک کو پُرامن اور محفوظ بنانے کا ذریعہ بن جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر عالمی سطح پر صرف بڑی طاقتوں اور اقوام متحدہ جیسے عالمی اداروں نے ہر حال میں اپنے بنیادی اصولوں پر حقیقی طور پر عمل کیا ہوتا تو ہم دنیا کے اکثر حصوں میں دہشت گردی کا مہلک مرض نہ دیکھتے اور نہ ہی دنیا کے امن اور تحفظ کو مسلسل برباد کیا جا رہا ہوتا اور ہم پناہ گزینوں کا یہ سنگین مسئلہ نہ دیکھتے جس نے یورپ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک کے لوگوں میں خوف و ہراس پھیلایا ہوا ہے۔ لاکھوں معصوم لوگ بھاگ کر یورپ آپہنچے ہیں۔ ان میں سے ہزاروں لوگ یہاں کینیڈا میں بھی ان دہشت گردوں سے بچ کر آئے ہیں جنہوں نے ان کے ملکوں کو زہر آلود کر دیا ہے۔ گو کہ ان پناہ گزینوں میں زیادہ تر شریف لوگ ہی ہیں لیکن جیسا کہ ہم نے حال ہی میں یورپ اور کچھ حد تک یہاں شمالی امریکہ میں بھی دیکھا ہے کہ ایک دو منفی واقعات بھی ان ملکوں میں خوف و ہراس پھیلانے کے لئے کافی تھے۔ پس ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ دنیا میں کس قدر بے یقینی کی حالت ہے اور کس طرح نفرت اور بے چینی دنیا کے اکثر حصوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ میں پھر سے کہوں گا کہ اس کی بنیادی وجہ عدل و انصاف کا نہ ہونا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس عدل و انصاف کی کمی کی وجہ سے عالمی معاشی بحران بھی پیدا ہو گیا ہے اور گزشتہ چند سالوں میں امیر اور غریب کے درمیان فرق بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ ترقی یافتہ اور امیر قوموں نے بیشک غریب ممالک میں سرمایہ کاری کی ہے لیکن انہوں نے ان ملکوں کی ترقی کے نام پر ذاتی مفادات کو ترجیح دی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک کو چاہئے تھا کہ وہ لالچ اور غریب ممالک کے حقوق کے استحصال کی بجائے ان کے حقوق کی حفاظت کرتے اور ان کی ترقی کے لئے کوشش کرتے۔ انہیں غریب ممالک کے لوگوں کی خلوص دل کے ساتھ مدد کرنی چاہئے تھی تاکہ وہ عزت اور وقار کے ساتھ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے۔ لیکن بڑے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم کی سورۃ طٰہٰ کی آیت 132 میں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ "تم دوسروں کے مال و متاع کی طرف اپنی لالچ سے بھری ہوئی نظروں سے نہ دیکھو!" اگر ساری دنیا صرف اسی ایک اصول پر کاربند ہو جاتی تو دنیا کا معاشی نظام عدل و انصاف پر قائم ہو جاتا۔ منافع مساوی طور پر تقسیم ہوتا اور یہ قومیں بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ دولت کا معاوضہ حاصل کرنے والی بن جاتیں اور پھر ہم یہ انصاف دیکھتے کہ حریص بن کر ہر قیمت پر دولت اور طاقت حاصل کرنے کی بجائے عالمی تجارت کے پیچھے انسانی حقوق ادا کرنے کی لگن ہوتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس بے انصافی کی ایک مثال ہمیں دنیا کی سیاست میں بھی ملتی ہے۔ بعض ملکوں میں تو آمریت اور غیر منصفانہ حکومتیں قائم ہیں۔ لیکن بڑی طاقتیں ان کے ظلم و بربریت سے بالکل لاتعلق بنی ہوئی ہیں کیونکہ یہ حکومتیں ان کا ساتھ دے رہی ہیں اور ان کے مفادات حاصل کرنے میں ان کی مددگار ثابت ہو رہی ہیں۔ لیکن دوسری طرف ایسے ممالک جن کے لیڈرز ان بڑی طاقتوں کے سامنے سر نہیں جھکاتے تو وہاں باغیوں کی بڑی خوشی سے مدد کی جاتی ہے یہاں تک کہ ان حکومتوں کی تبدیلی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ ساری حکومتیں اپنے لوگوں کے ساتھ ایک جیسا ہی سلوک کر رہی ہیں۔ لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ ان میں سے بعض حکومتیں بڑی طاقتوں کے ساتھ تعاون کر رہی ہیں جبکہ بعض نہیں کر رہیں۔ مؤخر الذکر میں عراق اور لیبیا آتے ہیں جن کی حکومتیں مغربی پالیسی کے نتیجہ میں ختم کر دی گئیں۔ اسی طرح گزشتہ چند سالوں میں سیریا میں بھی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

وقت نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ کینیڈا کا عراق کی جنگ میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ درست تھا اور میں کینیڈا کی حکومت کے اس فیصلہ سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ جب تک اس تنازعہ کے خاص حالات اور اس کو حل کرنے کے لئے ذرائع واضح نہیں ہو جاتے اس وقت تک سیریا میں فضائی حملوں کو بند کر دینا چاہئے۔ بڑے پیمانہ پر اقوام متحدہ کو بھی سیاست، ناانصافی اور یک طرفی سے لاتعلق ہو کر دنیا میں امن کے قیام کے لئے کردار ادا کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مجھے امید ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اقوام متحدہ اور دنیا کی دوسری قوموں کو اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے تاکہ حقیقی اور دیرپا امن کا قیام ہو سکے۔ اس کے علاوہ تو کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ اگر یہی حالات جاری رہے تو دنیا تو پہلے ہی ایک جنگ عظیم کی صورت میں ہونے والی بڑی تباہی کی طرف تیزی سے گامزن ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دنیا کے حکمرانوں اور پالیسی سازوں کو حکمت عطا فرمائے تاکہ ہم اپنے بچوں اور آنے والی نسلوں کے لئے اپنے پیچھے ایک ایسی دنیا چھوڑ کر جائیں جو امن اور خوشحالی کی دنیا ہو نہ کہ تباہ شدہ اقتصادی نظام اور معذور بچے۔

آخر پر میں ایک مرتبہ پھر یہاں دعوت دینے پر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجکر سینتیس منٹ تک جاری رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب جونہی ختم ہوا۔ ہال میں موجود تمام مہمانوں نے کھڑے ہو کر تالیاں بجائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد ڈنر کا پروگرام ہوا۔ تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں کھانا کھایا۔

کھانے کے پروگرام کے بعد تمام مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملے۔ شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔ ان مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا بھی شرف پایا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات نو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے روانہ ہو کر بیت النصیر تشریف لے آئے اور نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

آج پارلیمنٹ ہل میں حضور انور کے خطاب نے مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا۔ حضور کا خطاب مہمانوں کے دلوں تک پہنچا اور بہت سے مہمان اپنے خیالات اور دلی جذبات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

حضور انور کے خطاب پر مہمانوں کے تاثرات

ممبر پارلیمنٹ کارلا کالٹروف (Carla Qualtrough) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

تقریر نہایت اہمیت کی حامل اور مؤثر تھی۔ ہمیں اس طرح کی اور مجالس کی ضرورت ہے تاکہ امن و امان میں اضافہ ہو۔ میرے علاقہ میں احمدیہ جماعت یہ کام کر رہی ہے اور اس سے بہت فرق پڑا ہے۔

ممبر پارلیمنٹ نکولا ڈی اوریو (Nicola Di Iorio) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور کی شخصیت باکمال تھی اور الفاظ نہایت مؤثر کن۔ آپ کی تقریر نہایت شاندار تھی جس میں تمام دنیاوی مسائل کو اختصار کے ساتھ پیش کیا۔ آپ نے مذہب کے پس منظر میں دنیا کے مسائل پر روشنی بھی ڈالی۔ جماعت احمدیہ ایک زبردست جماعت ہے اور مذہبی تنظیموں کے لئے ایک مثال ہے۔ حضور اقدس نے ہمیں اس طرف بھی متوجہ کیا کہ ہمیں مذہبی معاملات میں برداشت ہونی چاہئے اور یہ کہ جارحیت کا نتیجہ مزید جارحیت ہوتی ہے۔ ہم ایک بڑی تبدیلی لاسکتے ہیں اگر ہم سب اس ایک وصف کو اختیار کریں یعنی۔ برداشت۔ میں حیران ہوں، کیونکہ میرا خیال تھا کہ حضور چند الفاظ شکرگزاری کے ادا کرکے بیٹھ جائیں گے۔ لیکن جو تقریر آپ نے بیان فرمائی شاید ہی میں نے اس سے بہتر کوئی تقریر سنی ہو۔ انہوں نے ان تمام مسائل جن کا سامنا تمام دنیا کو ہے۔ روشنی ڈالی جیسے کہ آب و ہوا میں تبدیلی، اقتصادی مسائل، خانہ جنگی اور آپ نے بیان کیا کہ اس کی بنیادی وجہ ناانصافی ہے۔ آپ نے آجکل کے مسائل کے حل بھی بیان فرمائے جیسے آپ نے فرمایا کہ مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے یا اسلحہ کی خرید و فروخت۔ مجھے آج کے پروگرام میں شامل ہو کر بے حد خوشی ہوئی اور میں اس امن کے سفیر کے بیان کو سن سکا۔ یہ تن تنہا تمام دنیا کو (دین) سے متعارف کروا رہے ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ امرجیت سوہی (Amarjeet Sohi) نے کہا:

یہ میرے لئے باعث فخر ہے کہ میں حضور اقدس کے الفاظ میں دینی تعلیمات سن سکا اور یہ کہ ہم کس طرح اپنے معاشرے میں مثبت تبدیلی لاسکتے ہیں۔ اس پیغام کا مجھ پر گہرا اثر ہوا کیونکہ میں خود مہاجر ہوں اور خود تجربہ کر چکا ہوں کہ ریسزم کا انسان پر کیا اثر ہوتا ہے۔ میرے لئے سب سے اہم پیغام یہ تھا کہ ہمیں ایسا معاشرہ قائم کرنا ہے جس میں ہم ایک دوسرے کے اختلافات کو برداشت کریں اس کے ساتھ ہمیں عدل و انصاف قائم کرنا ہوگا۔ ہم سب کو مل کر (دین) کے خلاف نفرت کو اور ہر طرح کی نفرت کو روکنا ہے۔

ممبر پارلیمنٹ گریگ فارگس (Greg Fergus) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

تقریر کا مجھ پر گہرا اثر ہوا اور مجھے جان کر خوشی ہوئی کہ (دین) ایک امن پسند مذہب ہے۔ یہ تقریر مجھے بہت پسند آئی کیونکہ اس میں ان تمام اقدار کا ذکر تھا جن پر میرا یقین ہے یعنی آزادی، برداشت اور امن۔ میں ایک باعمل عیسائی ہوں اور رومن کیتھولک چرچ سے تعلق رکھتا ہوں اور جو پیغام آج دیا گیا ہے میرا بھی اسی پر ایمان ہے۔ حضرت اقدس اور احمدیہ جماعت ہماری کمیونٹی میں مختلف مسائل حل کرنے میں بہت معاونت کرتی ہے۔

ممبر پارلیمنٹ فیصل الخوری (Faycal El-Khoury) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں خلیفہ کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں اور وہ تمام خدمات جو آپ کی جماعت انسانیت کی

کرتی ہے میں اس کے لئے دل سے ممنون ہوں اور امید ہے کہ یہ کام اسی طرح جاری رہے گا۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ احمدیہ جماعت کے بہت سے لوگ میرے دوست ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ خلیفہ کو لمبی صحت وسلامتی والی عمر نصیب ہو اور وہ اپنے کام کو خوش اسلوبی سے ادا کرتے چلے جائیں۔

میری فرانس لیلونڈ (Marie-France Lalonde) نے کہا:

یہ ہمارے لئے باعث فخر ہے کہ مجھے خلیفہ کا خطاب جو نہایت پُرحکمت تھا سننے کا موقعہ ملا اور دنیا کے امن وسلامتی کا جو نظریہ حضور کا ہے وہ بھی سننے کا موقعہ ملا۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ خلیفہ تمام دنیا میں یہ پیغام خود پہنچا رہے ہیں اور یہ خاص طور پر ضروری ہے کیونکہ لاعلمی ڈر پیدا کرتی ہے اور حضور اپنی ذاتی مصروفیات میں سے وقت نکال کر یہ پیغام لوگوں تک پہنچا رہے ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ جوڈی سگرو (Judy Sgro) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

ہم تمام پارلیمنٹ کے ممبران کے لئے حضور کی تقریر نہایت متاثر کن تھی۔ حضور کی تقریر نصائح سے پر تھی کہ ہم کس طرح تیسری جنگ عظیم سے بچ سکتے ہیں۔ یہ بات حضور کے خطاب سے واضح تھی کہ ہمیں اس تباہی سے بچنے کے لئے ایک دوسرے سے تعاون اور محنت کی ضرورت ہے۔ آپ کا ہی وہ پیغام ہے جو اس وقت ساری دنیا کو پہنچانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ تمام مذاہب ان چھ(6) الفاظ کے بارہ میں سوچیں کہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں''۔ میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو لمبی اور صحت والی عمر عطا فرمائے تا کہ وہ اپنے پیغام کو پھیلاتے چلے جائیں۔

چیف امام اور سکالر محمد جبارا (Muhammad Jebara) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں ایک سنی امام ہوں اور مجھے یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں کہ اس تقریر نے دنیا میں قیام امن کی بنیاد رکھی ہے۔ اس تقریر کی آج کی دنیا میں اشد ضرورت ہے۔ خلیفہ کی تقریر حکمت سے پُر تھی کیونکہ آپ نے کسی ایک فریق پر الزام نہیں لگایا بلکہ فرمایا کہ دنیا کی بے چینی تمام گروہوں کی کمزوریوں کی وجہ سے ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں اپنی کمزوریوں اور خامیوں کو قبول کرنا چاہئے اور پھر بہتری کی طرف قدم اٹھانا چاہئے۔ الغرض آپ نے اپنے خطاب میں اس دینی تعلیم کی طرف توجہ دلائی کہ کوئی انسان غلطیوں سے پاک نہیں ہے۔ نہایت اعلیٰ تقریر اور برموقع۔ حضور نے بہت سے ایسے مضامین بیان فرمائے جن کی ضرورت تھی اور قانون ساز لوگوں کو متبادل حل بتائے۔ حضرت اقدس نہایت دوراندیش اور نہایت متوازن سوچ کے حامل ہیں۔ آپ نے جو یہ فرمایا کہ انصاف کے قیام میں توازن ہونا چاہئے۔ آپ نے (دینی) نظریہ کو نہایت خوبصورت رنگ میں پیش فرمایا اور بہت سے مشکل پہلوؤں کو اس خوبصورت انداز میں بیان فرمایا کہ لوگوں کے جذبات کو بھی ٹھیس نہ پہنچے۔

ممبر پارلیمنٹ کیون وا (Kevin Waugh) نے کہا:

نہایت دلچسپ گفتگو تھی حضور کے کلام کی رفتار بہت مناسب تھی کہ سامعین کو ان کا پیغام جذب کرنے کا موقعہ ملے۔ حضور نے مختصر الفاظ میں بہت سے عناوین پر روشنی ڈالی۔ میں خاص طور پر اس بات سے متاثر ہوا کہ آپ نے اپنی تقریر میں بہت سے حوالے قرآن کریم سے پیش کئے، بحیثیت ایسے شخص کے جس کی دینی معلومات بہت کم ہے یہ ایک خوش کن پہلو تھا جس سے علم میں بھی اضافہ ہوا۔

ہائی کمشنر جمیکا جینس میلر (Janice Miller) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

یہ جو بات خلیفہ نے کہی کہ تمام لوگوں کو حق حاصل ہے کہ وہ آزادی کے ساتھ رہیں۔ ایسے پیغامات جن میں امن، برداشت اور آزادی کا پیغام ہو آجکل کے دور میں نہایت ضروری ہیں۔

جرمن سفیر ورنروینٹ (Werner Wnendt) نے کہا:

جن الفاظ میں حضور اقدس نے مستقبل کی تصویر کشی کی ہے ہم سب بھی ایسا ہی پُرامن مستقبل کے خواہاں ہیں۔ اس تقریر سے ہم یہ سمجھ سکے ہیں کہ (دین) پُرامن مذہب ہے اور ہم سب یورپ میں آنے والوں کے ساتھ مل کے رہ سکتے ہیں۔ آپ کی تقریر کا سب سے اہم پیغام یہ تھا کہ ہم سب کو دنیا کی بہتری کے لئے کوشش کرنی ہوگی اور اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ عوام الناس کو انفرادی طور پر اپنی اپنی زندگیاں گزارنے کی اجازت ہو۔

ممبر پارلیمنٹ کرسٹی ڈنکن (Kirsty Duncan) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفہ صاحب کے ساتھ جو وقت ملا وہ بہت ہی پُراثر اور عاجز کرنے والا تھا۔ ایک بات جو خاص طور پر میرے دل کو لگی وہ یہ کہ جو ایک بار دوست بن جائے وہ ہمیشہ کے لئے دوست ہو جاتا ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں کئی پہلو بیان فرمائے مثلاً عدل و انصاف، امن، نوجوان، اقوام متحدہ اور ہم سب کو مل کر انسانیت کی بہتری کے لئے کوشش کرنا۔ احمدیہ جماعت میرے لئے ایک مہربان فیملی کی طرح ہے۔

گارنیٹ جینس (Garnett Genuis) نے کہا:

عظیم پیغام تھا کہ کس طرح مذہب اور مذہبی راہنما معاشرے میں قیام امن اور عصر حاضر کے مسائل حل کر سکتے ہیں۔ آپ نے یہ بات بھی اجاگر کی کہ کس طرح اسلحہ کی خرید وفروخت کو کنٹرول کر کے ہم ایک دوسرے کے ساتھ امن سے رہ سکتے ہیں۔ عموماً ہم ایک دوسرے پر الزامات تراشتے رہتے ہیں لیکن حضور اقدس نے وضاحت فرمائی کہ کس طرح مغرب اور دوسرے ممالک اپنے اپنے کردار ادا کرتے ہوئے دنیا کی حالت بہتر بنا سکتے ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ راج سینی (Raj Saini) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور کا اس بات پر زور دینا کہ دین ایک امن پسند مذہب ہے نہایت اہم تھا اور جو (-) اس امن کے پیغام کی پیروی نہیں کرتے وہ سچے (-) نہیں۔

ممبر پارلیمنٹ ماجد جوہری (Majid Jowhari) نے کہا:

تقریر کا اہم حصہ یہ تھا کہ دنیا میں قیام امن کس طرح ہو سکتا ہے؟ یہ ایک بہت بڑا چیلنج ہے جس کو ہم سب نے مل کر حل کرنا ہے اور بھی بہت سے چیلنج ہیں معاشرتی بحران اور دہشت گردی ان سب کیلئے ہمیں سخت محنت اور مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

سینئر امیگریشن جج اور اس سال کے سر ظفر اللہ خان ایوارڈ حاصل کرنے والی **لوئیس آربر (Louise Arbour)** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

نہایت صاف زبان میں حضور نے ہماری کمیوں اور کمزوریوں کی طرف توجہ دلائی اور ساتھ ساتھ مغربی معاشرے کے مسائل پر بھی روشنی ڈالی اور یہ کہ بعض دفعہ ان کے عوامل میں منافقت ہے اور اقلیتوں کے حقوق ادا نہیں کرتے۔

آٹوا پولیس کے نمائندہ ڈیو زکریا (Dave Zachrias) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میرے لئے حضور کی موجودگی میں ہونا باعث اعزاز ہے۔ حضور نے اپنے خطاب میں انتہاء پسندی اور دوسرے معاشرتی مسائل پر روشنی ڈالی اور ان کے بنیادی وجوہات کی طرف بھی توجہ دلائی اور اس طرف بھی توجہ دلائی کہ کون سے ممالک دہشتگردی کے ممد ہیں اور اسلحہ فراہم کر رہے ہیں جن کی وجہ سے خانہ جنگی اور تشدد ہو رہا ہے۔

کولیشن آف پروگریسو کینیڈین مسلمز کی صدر سلمہ صدیقی نے کہا:

میں اس بات سے بہت متاثر ہوئی کہ حضور نے نہایت باریکی میں جا کر اس طرف توجہ دلائی کہ اگر عورتوں میں انتہاء پسندی آئے گی اور وہ دہشتگردی کی طرف جائیں گی تو نہ صرف وہ خود بلکہ ان کی اولاد بھی اس سے متاثر ہوگی۔ میں سمجھتی ہوں کہ میں اس کمیونٹی کا حصہ ہوں اس لئے باوجودیکہ میرا پاؤں ٹوٹا ہوا تھا میں پھر بھی اس پروگرام میں شامل ہوئی۔

شان تاثیر (Shan Taseer) صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور انور کی تقریر سنی ہے انتہائی بولڈ بیان تھا اس سے پہلے کبھی ایسا بیان نہیں سنا اور اس کی وجہ یہ کہ خلیفہ کے ہاتھ میں کشکول نہیں ہے اور انہوں نے مغرب کو ان کی اصلیت دکھائی۔ حضور کی تقریر میرے دل کی آواز تھی۔

ایک سکھ مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں سمجھ رہا تھا کہ کوئی روحانی موضوع پر تقریر ہوگی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج جو تقریر حضور نے فرمائی وہ تاریخ میں نہایت سنہری الفاظ میں لکھی جائے گی۔ جب میں نے اس بارہ میں سوچا تو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ ایک نہایت روحانی شخص ہی اتنی طاقتور تقریر کر سکتا ہے اور جب میں نے اس پر مزید تدبر کیا تو معلوم ہوا کہ یقیناً ایک روحانی شخص ہی اس دلیری کے ساتھ یہ تقریر کر سکتا ہے اور آپ کی اس شجاعت نے ثابت کر دیا کہ آپ ایک روحانی شخصیت ہیں۔ حضور نے ایک مغربی پارلیمنٹ میں کہا کہ دنیا کی بے چینی میں مغربی ممالک کا بھی ہاتھ ہے۔ مثلاً انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ اسلحہ جو مغربی ممالک بیچتے ہیں وہ دہشتگردوں کے ہاتھ میں کیسے پہنچ جاتا ہے۔ آپ نے اس بات کو بھی واضح کیا کہ جو کینیڈین لوگ دہشتگردی کے لئے جاتے ہیں ان میں سے 20 فیصد خواتین ہوتی ہیں اور وہ آنے والی نسلوں کی بھی اسی رنگ میں رنگین کر دیں گی، میں نے اس بارہ میں کبھی نہیں سوچا تھا۔ مجھے یہ بات بھی اچھی لگی کہ حضور نے قرآن کے حوالہ سے بھی بات کی کہ ہمیں اپنے عہد (امانت) پورے کرنے کی ضرورت ہے اور انہوں نے نہایت خوبصورت انداز میں بیان فرمایا کہ حکومت بھی ایک امانت ہے اور حکومتی عہدیداران کو اپنے ان عہدوں کا کماحقہٗ حق ادا کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ...... نے عوام کو گمراہ کیا ہے اور اس وجہ سے فساد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ حضور نے اسی طرح مغربی ممالک کو بھی چیلنج کیا کہ وہ اس بات کے دعویدار ہیں کہ آزادی ضمیر اور آزادی حقوق کو قائم کرتے ہیں اس لئے اب ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ان دعوؤں پر عمل کر کے دکھائیں اور مذہبی امور میں مدافعت نہ کریں جیسے حجاب پر پابندی یا عبادتگاہوں پر پابندی، میرے خیال میں آپ نے نہایت حکمت وفراست سے مغرب کو توجہ دلائی ہے۔

...... **سفیر رافائل باراک (Rafael Barack)** نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

کیا ہی متاثر کن تقریر تھی۔ امن کے لئے اہم پیغام تھا اور یہ کہ تمام مذاہب کو کس طرح ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے۔ آج دین کے بارہ میں میری سوچ بدل گئی ہے اور اس کی قدردانی بھی بڑھ گئی ہے۔ اس تقریر کو شائع کرنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانا چاہئے اور اگر لوگ اس پیغام کی پیروی کریں گے تو دنیا کے گھمبیر سے گھمبیر مسائل بھی حل ہو سکتے ہیں۔ مجھے حضور کے خطاب میں برداشت کا پہلو بہت پسند آیا اور یہ کہ تمام لوگوں کے حقوق ادا کئے جائیں۔ چاہے وہ (-) ہوں یا یہودی سب کے حقوق ادا ہونے چاہئیں۔ اہم اور متاثر کن پیغام تھا۔ امن کے لئے اہم پیغام اور یہ کہ تمام مذاہب کو کس طرح ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 124591 میں نصیرہ بیگم

زوجہ محمود احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع و ملک کراچی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 فروری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) پلاٹ مالیتی 15 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔نصیرہ بیگم گواہ شد نمبر1۔کاشف احمد ولد محمود احمد گواہ شد نمبر2۔داؤد احمد ولد محمود احمد

مسل نمبر 124592 میں امۃ الشافی

بنت سید محمد شاہ قوم سید پیشہ ریٹائرڈ عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 فروری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) پلاٹ 4 مرلہ 16 لاکھ روپے (2) جیولری 3 تولہ 150000 روپے اس وقت مجھے مبلغ 25 ہزار روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ امۃ الشافی گواہ شد نمبر1۔ انیس احمد ولد نور احمد گواہ شد نمبر2۔ سید آفتاب عالم ولد سید محمد شاہ

مسل نمبر 124593 میں حنا شیراز

زوجہ شیراز کامران قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 نومبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) جیولری 70 تولہ 3269000 روپے (2) نقد رقم 20 لاکھ روپے (3) حق مہر 5 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 50 ہزار روپے ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔حنا شیراز گواہ شد نمبر1۔شہریار کامران ولد مرزا منور کامران گواہ شد نمبر2۔یعقوب احمد ولد بشیر احمد

مسل نمبر 124594 میں رضیہ بیگم

زوجہ مبشر احمد مرحوم قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گجرات شہر ضلع و ملک گجرات پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19۔اپریل 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) پلاٹ 1/2 حصہ 3 مرلہ 8 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت لاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔رضیہ بیگم گواہ شد نمبر1۔محمد یونس ولد میاں محمد اسحٰق مرحوم گواہ شد نمبر2 مظفر احمد ولد مبشر احمد مرحوم

مسل نمبر 124595 میں انس بلال احمد

ولد طاہر بلال چٹھہ قوم چٹھہ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدرسہ چٹھہ ضلع و ملک گوجرانوالہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔انس بلال احمد گواہ شد نمبر1۔فضل احمد ناز ولد سردار خان گواہ شد نمبر2۔ظہور احمد چٹھہ ولد احمد خان مرحوم

مسل نمبر 124596 میں انعم سعید

بنت گلزار سعید احمد قوم انصاری پیشہ طالبعلم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن منصور والی ضلع و ملک گوجرانوالہ، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 فروری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔انعم سعید گواہ شد نمبر1۔مرید حسین ولد ستار علی گواہ شد نمبر2۔گلزار سعید احمد ولد مرید حسین

مسل نمبر 124597 میں عدنان رفیق

ولد محمد رفیق قوم جام پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 34/B دارالنصرت ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15۔اپریل 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔عدنان رفیق گواہ شد نمبر1۔محمد صدیق ولد نیک محمد گواہ شد نمبر2۔فیصل رفیق ولد محمد رفیق

مسل نمبر 124598 میں رضوانہ رحیم

بنت محمد رحیم الافضل قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 6/26A دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2۔اپریل 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔رضوانہ رحیم گواہ شد نمبر1۔ محمد رحیم الافضل ولد محمد شریف گواہ شد نمبر2۔فہیم احمد شاہد ولد عبدالباقی

مسل نمبر 124599 میں ثمینہ رافعہ ندیم

زوجہ میر ندیم الرشید قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راہوالی ضلع و ملک گوجرانوالہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 16 فروری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) جیولری 4 تولہ 2 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ثمینہ رافعہ ندیم گواہ شد نمبر1۔میر ندیم الرشید ولد میر عبدالرشید گواہ شد نمبر2۔میر آصف اقبال ولد میر ظفر اقبال

مسل نمبر 124600 میں رشیدہ بیگم

زوجہ بشیر احمد مرحوم قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 501 ٹی ڈی اے ضلع و ملک لیہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 جنوری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) جیولری 1 تولہ 45 ہزار روپے (2) زرعی زمین 3 ایکڑ 15 لاکھ روپے مبلغ 3600 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ رشیدہ بیگم گواہ شد نمبر1۔مبارز نجیب وڑائچ ولد حاکم علی گواہ شد نمبر2۔مبشر احمد ولد بشیر احمد

مسل نمبر 124601 میں قراۃ العین

بنت طاہر محمود قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیرو چک ضلع و ملک سیالکوٹ، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 3۔اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔قراۃ العین گواہ شد نمبر1۔محمد اکرم ولد محمد افضل گواہ شد نمبر2۔ یعقوب احمد ڈوگر ولد عمر دین

مسل نمبر 124602 میں فرح ناز

بنت محمود احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد جنوبی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ، پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔فرح ناز گواہ شد نمبر1۔سعید احمد قریشی ولد محمد دین قریشی گواہ شد نمبر2۔محمد وقار احمد ولد مسعود احمد

مسل نمبر 124603 میں الماس احمد

ولد مظفر احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 22/8 دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ، پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 مارچ 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔الماس احمد گواہ شد نمبر1۔حمید اللہ ولد عبداللہ گواہ شد نمبر2۔منصور احمد ولد حمید اللہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

اہلیہ مکرم سردار نور احمد مرتضٰی صاحب سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ پاکستان تحریر کرتی ہیں کہ میرے بھائی مکرم عبدالمومن محمود صاحب کینیڈا مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم مقصود احمد ریحان صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 27/اکتوبر 2016ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کو عمیرہ ریحان نام عطا فرماتے ہوئے وقف نو کی مبارک تحریک میں قبول فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم ملک محمد صادق جہلمی صاحب یکے زئی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور مکرم ملک دوست محمد ریحان صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم بشارت احمد چوہدری صاحب ملائیشیا کی نواسی ہے۔

اسی طرح خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر محبوب احمد ریحان صاحب بالٹی مور امریکہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 26/اگست 2016ء کو دو بیٹوں کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کو دانیہ ریحان نام عطا فرماتے ہوئے وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم غلام رسول صدیقی صاحب مقیم کینیڈا کی نواسی ہے۔

نیز خاکسار کی چھوٹی بہن مکرمہ حافظہ صبیحہ سلطانہ زوجہ مکرم احیاء الدین ناصر صاحب آف ٹورانٹو کینیڈا کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ 8/اکتوبر 2016ء کو ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس بچے کو مفلح الدین ناصر نام عطا فرماتے ہوئے وقف نو کی بابرکت تحریک میں مقبول فرمایا ہے۔ نومولود مکرم نور احمد اعوان آف ٹورانٹو کینیڈا کا پوتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودگان کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم کلیم احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خواہر نسبتی مکرمہ شوکت آراء صاحبہ زوجہ مکرم نثار احمد صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ 8/اکتوبر 2016ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام حمامہ نثار عطا فرمایا ہے۔ اسی طرح نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی شامل ہے۔ نومولودہ مکرم صادق حسین صاحب مرحوم آف R-187/7 ضلع بہاولنگر کی پوتی اور محترم چوہدری سلطان احمد ارشاد صاحب ناصر آباد غربی ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین، والدین کے لئے قرۃ العین اور درازیٔ عمر والی بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ہومیو ڈاکٹر عامر احمد شفیق صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم محمد صدیق بھٹی صاحب دارالشکر شمالی ربوہ مورخہ 30/اکتوبر 2016ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ اگلے روز بعد نماز عصر گرین بیلٹ عقب مریم گرلز ہائی سکول دارالنصر میں مکرم عبدالقدیر قمر صاحب صدر محلّہ دارالفتوح غربی ربوہ نے پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم حنیف احمد ثاقب صاحب صدر محلّہ دارالفتوح شرقی ربوہ نے دعا کروائی۔ آپ محترم ہومیو ڈاکٹر صوفی علی محمد صاحب کے داماد تھے۔ گزشتہ چار سال سے گردوں اور دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ صبر سے آپ نے اس بیماری کا عرصہ گزارا، شکوہ نہ کیا۔ آپ کے پوتے ارسلان احمد کو آپ کی خدمت کا موقع ملا۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑی ہیں۔

اس غم کے موقع پر کثرت سے احباب کرام نے تعزیت کی اور ہماری ڈھارس بندھائی۔ خاکسار ان تمام احباب کا تہہ دل سے شکر گزار ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم ماسٹر محمد اصغر صاحب گولیکی ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

ساریہ ناصر بنت مکرم ناصر محمود صاحب اور سابریہ جاوید بنت مکرم جاوید اسلم صاحب نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ ان کی تقریب آمین 25 جولائی 2016ء کو گولیکی میں منعقد ہوئی۔ مکرم منیر احمد منور صاحب مربی سلسلہ نے ان سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت مکرمہ عزیزہ صدیقہ صاحبہ کے حصہ میں آئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچیوں کو قرآن کریم پڑھنے، اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم نصیر احمد بدر صاحب مربی سلسلہ دفتر منصوبہ بندی کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم چوہدری فضل کریم صاحب مختلف عوارض میں مبتلا ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرمہ ناصرہ قاسم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد قاسم صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم رانا طاہر احمد صاحب ابن مکرم رانا مقبول احمد صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ کے نکاح کا اعلان مکرمہ ماریہ مزمل صاحبہ بنت مکرم مزمل احمد باجوہ صاحب گوٹھ غازی خان نوکوٹ ضلع میر پور خاص کے ساتھ مبلغ اسی ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 18 ستمبر 2016ء کو مکرم بشارت احمد صاحب معلم سلسلہ نوکوٹ نے کیا اور تقریب رخصتانہ پر مکرم معلم صاحب نے دعا کروائی۔ مورخہ 19 ستمبر 2016ء کو مصطفیٰ فارم ضلع عمر کوٹ میں دعوت ولیمہ کے موقع پر مکرم رانا عبدالقدیر طاہر صاحب سابق صدر احمد آباد اسٹیٹ نے دعا کروائی۔ دلہا مکرم چوہدری غلام رسول صاحب مرحوم مصطفیٰ فارم کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب مرحوم گوٹھ اسماعیل آباد ضلع عمر کوٹ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نذیر احمد سانول صاحب معلم وقف جدید چک نمبر 98 شمالی ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

مکرم قیصر شہزاد جنجوعہ صاحب ولد مکرم منور احمد صاحب مورخہ 12/اکتوبر 2016ء کو 42 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم سادہ منش، محنتی اور جفاکش تھے۔ آپ کے والد 2000ء میں 45 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مکرم طارق عباسی صاحب مربی سلسلہ چک 99 شمالی نے پڑھائی۔ مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کرائی۔ چھوٹی عمر میں ہی بیوہ والدہ اور بہن بھائیوں کی شکم سیری کے لئے سائیکل پر پھیری لگانی شروع کردی تھی۔ والدہ کی خدمت میں عمر گزاری۔ رشتہ داروں اور ہمسایوں سے عزم و احترام سے پیش آتے۔ جماعتی تقریبات کی اطلاع پر بیت الذکر آ جاتے۔ گزشتہ چند ماہ سے جگر اور سانس کی تکلیف میں مبتلا تھے۔ تکلیف میں اضافہ پر فضل عمر ہسپتال ربوہ لے جایا گیا لیکن جانبر نہ ہو سکے۔ مرحوم نے پسماندگان میں والدہ محترمہ پروین بیگم صاحبہ کے علاوہ دو بھائی مکرم عامر شہزاد صاحب 98 شمالی، مکرم ظہیر الدین بابر صاحب 98 شمالی، دو بہنیں محترمہ ثناء منور صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالکریم صاحب ربوہ اور محترمہ مزمل ہما صاحبہ اہلیہ مکرم ابرار اکبر صاحب 98 شمالی سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے سوگواران کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم افتخار احمد صاحب ترکہ
مکرم اشفاق احمد صاحب)

مکرم افتخار احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم اشفاق احمد صاحب ولد چوہدری کریم بخش صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 1 بلاک نمبر 17 محلّہ دارالرحمت وسطی برقبہ 19 مرلہ 128 مربع فٹ میں سے 12 مرلہ 266 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم امتیاز احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ شفقت سلطانہ صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرم فخر احمد ذیشان صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

13 نومبر 2016ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 am	راہ ہدیٰ
3:35 am	سٹوری ٹائم
3:55 am	خطبہ جمعہ 11 نومبر 2016ء
5:10 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
6:05 am	الترتیل
6:35 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ یوکے سے خطاب
7:35 am	سٹوری ٹائم
7:50 am	خطبہ جمعہ 11 نومبر 2016ء
9:00 am	میدان عمل کی کہانی
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:35 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:15 pm	فیتھ میٹرز
2:05 pm	سوال وجواب
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ 29 مئی 2015ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ 11 نومبر 2016ء
7:10 pm	Shotter Shondhane
8:15 pm	گلشن وقف نو
9:30 pm	قرآنک آرکیالوجی
10:00 pm	کڈز ٹائم
10:30 pm	یسرنا القرآن
10:55 pm	عالمی خبریں
11:15 pm	گلشن وقف نو

14 نومبر 2016ء

12:30 am	Beacon of Truth Live
1:35 am	ون منٹ چیلنج
2:25 am	The Age of Reform in Muslim India
2:50 am	خطبہ جمعہ 11 نومبر 2016ء
4:10 am	سوال وجواب
5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:45 am	یسرنا القرآن
6:10 am	گلشن وقف نو
7:20 am	ون منٹ چیلنج
8:10 am	خطبہ جمعہ 11 نومبر 2016ء
9:20 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود

9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:20 am	درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کا چنائی بھارت ایئرپورٹ آمد اور بیت الذکر کا افتتاح 24 نومبر 2008ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
1:55 pm	فرنچ ملاقات یکم دسمبر 1997ء
3:00 pm	خطبہ جمعہ 10 جون 2016ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:20 pm	خوبصورت حیدرآباد
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	درس حدیث
5:25 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ 24 دسمبر 2010ء
7:00 pm	Shotter Shondhane
8:00 pm	خوبصورت حیدرآباد
8:35 pm	آؤ اردو سیکھیں
8:55 pm	راہ ہدیٰ
10:25 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا چنائی بھارت آمد اور بیت الذکر کا افتتاح
11:55 pm	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود

شوز سیل میلہ

4 نومبر سے لیڈیز، بچگانہ، مردانہ شوز پر سیل نیز لیڈیز برقع اور کوٹ دستیاب ہیں۔

رشید بوٹ ہاؤس

گولبازار ربوہ 0476213835

مس کولیکشن شوز

سیل۔ سیل۔ سیل

مورخہ 11 نومبر بروز جمعہ مردانہ لیڈیز اور بچگانہ ورائٹی پر لُوٹ سیل میلہ

اقصیٰ روڈ ربوہ

تاریخ عالم 10 نومبر

☆1910ء: پاک فوج کے سپوت کیپٹن محمد سرور شہید پیدا ہوئے۔ جنہیں شہادت کے بعد پاک فوج کے سب سے اعلیٰ اعزاز نشان حیدر سے نوازا گیا۔

☆1938ء: جدید ترکی کے بانی مصطفیٰ کمال اتاترک کا انتقال ہوا۔

☆1973ء: حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے انصاراللہ کے اراکین کو دو حصوں میں تقسیم کیا یعنی (الف) صف اول جس میں 55 سال سے زائد عمر کے انصار شامل ہوں گے۔ (ب) صف دوم جو 40 سال سے 55 سال تک کی عمر کے انصار پر مشتمل ہوگی۔

☆1973ء: حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اعلان فرمایا کہ آئندہ سات برس کے اندر بیس ہزار سائیکل سوار انصاراللہ میں سے دس ہزار اطفال الاحمدیہ میں سے اور 70 ہزار خدام الاحمدیہ میں سے تیار ہونے چاہئیں تاکہ یہ وسیع پیمانے پر رفاہی کاموں میں حصہ لے سکیں۔ یہ مہم صحتوں کو برقرار رکھنے کے لئے بھی مفید ثابت ہوگی۔

☆1980ء: حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ احمدی طالبعلم تحقیق اور علم کے میدان میں ساری دنیا سے آگے نکل جائیں۔ حضور نے احمدی طالبعلموں کو دماغی قویٰ بڑھانے کے لئے سویا لیسیتھین کیپسول استعمال کرنے کی تحریک فرمائی اور بہت سے طلباء کو تحفۃً بھی عطا فرمائے۔

☆1994ء: مکرم سلیم احمد پال صاحب کراچی پاکستان کو شہید کردیا گیا۔

☆10,9 نومبر 1996ء: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جلسہ سالانہ فرانس میں پہلی مرتبہ شرکت فرمائی۔

☆2000ء: مکرم ماسٹر ناصر احمد صاحب، مکرم محمد نذیر احمد صاحب، مکرم محمد عارف محمود احمد صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب، مکرم مدثر احمد صاحب آف تخت ہزارہ ضلع سرگودھا پاکستان کو شہید کردیا گیا۔

(مرسلہ: فرید احمد حفیظ صاحب)

سیل۔ سیل۔ سیل

Haier سپن اینڈ ڈرائر مشین 50-60 ماڈل پر زبردست سیل، 9500 روپے والا 8000 روپے میں دستیاب ہے۔ یہ آفر محدود مدت اور محدود سٹاک پر ہے۔

فیصل کراکری اینڈ الیکٹرونکس

ریلوے روڈ ربوہ: 03239070236

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ

مطب حکیم شیخ بشیر احمد M.A فاضل طب والجراحت

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

047-6211538

047-6212382

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 10 نومبر

طلوع فجر	5:08
طلوع آفتاب	6:30
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:15
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	30 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	14 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

10 نومبر 2016ء

6:40 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ جرمنی سے خطاب
8:15 am	دینی وفقہی مسائل
9:50 am	لقاء مع العرب
11:50 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ یو ایس اے سے خطاب 22 جون 2008ء
1:50 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
7:05 pm	خطبہ جمعہ 4 نومبر 2016ء

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس

لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولاپوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔

اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں۔

کنٹیکٹ لینز دستیاب ہیں

معائنہ نظر بذریعہ کمپیوٹر

نعیم آپٹیکل سروس

نظر و دھوپ کی عینکیں

چوک کچہری بازار فیصل آباد

041-2642628

0300-8652239

وردہ فیبرکس

Winter Variety

انتظار کی گھڑیاں ختم۔ لیلن ہی لیلن۔ کاٹن ہی کاٹن۔ کھدر ہی کھدر

تمام برانڈز کی ریپلیکا لیلن ہول سیل ریٹ میں حاصل کریں

چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

0333-6711362,0476213883

Abdul Akbar

Akbar Centre

House Of Gas Appliances

Stoves, Hobs, Hoods, Geezer

Cooking Range, Cooking Cabinet

Sinks, Heater, Gas, Oven, Built-in-Oven

133- Temple Road Abid Market Lahore

PH:042-37353553

FR-10